قبرستان میں لگے ہوئے درخت کس کی ملکیت ہوتے ہیں؟نیزان کو بیچنے کا حکم

مجیب: مولانا شاکر صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

فتوی نمبر: Sar:7127

تاریخ اجراء: 08ربیع الثانی1442ھ/24نومبر2020ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قبرستان میں درخت لگے ہوتے ہیں، وہ کس کے ہیں؟ کیا انہیں فروخت کر کے ان کی قیمت قبرستان میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

وقف شدہ قبرستان میں لگے درخت دو طرح کے ہوتے ہیں: (1) جو کسی شخص کے لگائے بغیر خود بخود اُگ گئے ہوں (2) جو کسی شخص نے لگائے ہوں۔ پہلی صورت میں وہ درخت قبرستان کے ہیں، جبکہ دوسری صورت میں لگانے والا معلوم نہ ہو، تو بھی وہ درخت قبرستان کے ہیں اور اگر معلوم ہو اور اس نے اپنے مال سے اپنے لیے لگائے، تو اس کی ملکیت پر باقی رہیں گے، ہاں اگر ان درختوں کی وجہ سے قبرستان کی زمین تنگ ہو رہی ہو، تو انہیں کاٹ کر زمین خالی کرنے پر مجبور کیا جائے گا اور اگر لگانے والے نے اپنے پیسوں سے لگائے، مگر قبرستان کے لیے وقف کر دیئے یا قبرستان کے پیسوں سے لگائے، تو وہ قبرستان کے نام وقف ہو جائیں گے اور قاضی کی اجازت سے فروخت کر کے ان کی قیمت قبرستان پر لگا سکتے ہیں۔ اگر قاضی نہ ہو تو شہر کے سب سے بڑے عالم کی اجازت سے، اگر وہ بھی نہ ہو تو علاقے کے مسلمانوں کا فیصلہ قاضی کے قائم مقام ہوگا۔

وقف شدہ زمین میں درخت خود بخود اُگے ہوں یا لگانے والا معلوم نہ ہو تو درخت وقف ہونے کے بارے میں فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ان کانت الاشجار نبتت بعد اتخاذ الارض مقبرۃ.....المسئلۃ علی قسمین اما أن علم لھاغارس او لم یعلم ففی القسم الاول کانت للغارس وفی القسم الثانی الحکم فی ذلک الی القاضی ان رأی بیعھا وصرف ثمنھا الی عمارۃ المقبرۃ“ ترجمہ: اگر زمین کو قبرستان کے لیے وقف کرنے کے بعد اس میں درخت اُگے تھے، تو اس کی دو صورتیں ہیں: اگر درخت لگانے والے کا پتہ ہے، تو درخت اس کی ملک میں رہیں گے اور اگر یہ معلوم نہیں کہ درخت کس نے لگائے، تو اس میں حکم یہ ہے کہ قاضی انہیں فروخت کر کے اس کی قیمت قبرستان کی عمارت میں

لگائے۔

(ملخصاً فتاوی عالمگیری، جلد2، صفحہ473، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:"اور درخت خودرو(اپنے آپ اُگے ہوئے) ہیں یا معلوم نہیں کس نے لگائے، تو قبرستان کے قرار پائیں گے، یعنی قاضی کے حکم سے بیچ کر اسی قبرستان کی درستی میں صرف کیا جائے۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ566، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اپنے مال یا وقف کی آمدنی سے درخت لگانے کے بارے میں فتاوی خانیہ میں ہے:"رجل وقف ضیعة علی جهة معلومة او علی قوم معلومین ثم ان الواقف غرس فیها شجرا قالوا ان غرس من غلة الوقف او من مال نفسه لکن ذکر انه غرس للوقف یکون للوقف وان لم یذکر شیأ وقد غرس من مال نفسه یکون له ولورثته من بعده ولا یکون وقفا" ترجمہ: ایک شخص نے متعین کام یا متعین لوگوں کے لیے زمین وقف کی، پھر واقف نے اس میں درخت لگائے، علمائے کرام نے فرمایا: اگر وقف کی آمدنی سے لگائے یا اپنے مال سے لگائے مگر یہ ذکر کر دیا کہ یہ وقف کے لیے ہیں، تو وہ درخت وقف کے لیے ہوں گے اور اگر اس نے کچھ بھی ذکر نہیں کیا اور اپنے مال سے درخت لگائے، تو اس کا مالک یہ خود ہی ہوگا اور اس کے بعد اس کے وارث مالک ہوں گے اور وہ درخت وقف نہیں ہوں گے۔

(فتاوی خانیہ مع هندیه، جلد3، صفحہ310، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:"زمین موقوفہ میں کسی نے درخت لگائے، اگر یہ شخص اس زمین کی نگرانی کے لیے مقرر ہے یا واقف نے درخت لگایا اور وقف کا مال اس پر صرف کیا یا اپنا ہی مال صرف کیا، مگر کہہ دیا کہ وقف کے لیے یہ درخت لگایا، تو ان صورتوں میں وقف کا ہے، ورنہ لگانے والے کا۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ567، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اہل علاقہ کی اجازت سے فروخت کرنے کے بارے میں فتاوی فیض الرسول میں ہے:"قبرستان کے خودرو درخت کو قاضی کے حکم سے کاٹ کر قبرستان کی مرمت میں لگا سکتے ہیں، جہاں قاضی شرع نہ ہو، تو اس ضلع کا سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم جو مرجع فتوی ہو، اس کے قائم مقام ہے اور اگر ضلع میں ایسا عالم بھی نہ ہو، تو عام مسلمانوں کا فیصلہ حکم قاضی کے قائم مقام ہے۔"

(فتاوی فیض الرسول، جلد01، صفحہ472، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net